

وَإِذْ	قُلْتُمْ	يَمُوسَىٰ	لَنْ نُّصْبِرَ ¹
اور جب	تم نے کہا	اے موسیٰ	ہم ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے
عَلَىٰ	طَعَامٍ وَاحِدٍ	فَادِعُ	لَنَا
پر	ایک کھانا	پس ٹو دعا کر	ہمارے لیے
رَبِّكَ ²	يُخْرِجْ لَنَا ³	مِمَّا ⁴	تُنْبِتُ
اپنے رب سے	وہ نکالے ہمارے لیے	اس میں سے جو	اگاتی ہے
الْأَرْضِ	مِنْ بَقْلِهَا	وَقِثَّائِهَا	وَفُومِهَا
زمین	یعنی اس کی سبزیاں	اور اس کی ککڑیاں (کھیرے وغیرہ)	اور اس کی گندم
وَعَدَسِهَا	وَبَصْلِهَا	قَالَ	أَتَسْتَبِدُّونَ
اور اس کی دالیں	اور اس کے پیاز	اس نے کہا (یعنی اللہ نے کہا)	کیا تم تبدیل کرنا چاہتے ہو
الَّذِي	هُوَ أَذْيُ	بِالَّذِي	هُوَ خَيْرٌ
اس سے جو	حقیر ہے / ادنیٰ ہے	اس چیز کو جو	بہترین ہے
إِهْبِطُوا ⁵	مِصْرًا	فَإِنَّ	لَكُمْ
تم داخل ہو جاؤ	کسی شہر میں	پس یقیناً	تمہارے لیے ہوگا
مَا سَأَلْتُمْ	وَ	ضُرِبَتْ	عَلَيْهِمْ
جو تم نے مانگا	اور	ماری گئی	ان پر
الذَّلَّةُ	وَالْمَسْكَنَةُ	وَبَاءُ	بِغَضَبٍ
ذلت	اور مسکینی / بربادی	اور وہ لوٹے	غضب کے ساتھ
مِّنَ اللَّهِ	ذَلِكَ	بِأَنَّهُمْ	كَانُوا
اللہ کے	یہ	اس لیے ہوا ہے کہ وہ	وہ تھے



يَكْفُرُونَ ⁶	بِآيَاتِ اللَّهِ	وَيَقْتُلُونَ	التَّيِّبِينَ
وہ انکار کرتے ہیں	اللہ کے نشانات کا	اور وہ قتل کرتے تھے	انبیاء کو
بِغَيْرِ الْحَقِّ	ذَلِكَ	بِمَا	عَصَوْا
ناحق	یہ	اس لیے ہوا کہ	انہوں نے نافرمانی
وَكَانُوا يَعْتَدُونَ		كَانُوا يَعْتَدُونَ: ماضی استمراری کا ترجمہ ہوگا	
اور وہ حد سے تجاوز کیا کرتے تھے			
لَنْ نُّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ	ہم ایک ہی کھانے پر ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے		
يُخْرِجُ لَنَا مِمَّا تُثْبِتُ الْأَرْضُ	کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں نکالے جو زمین اگاتی ہے		
أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ	کیا تم تبدیل کرنا چاہتے ہو اُس سے جو ادنیٰ ہے اُس چیز کو جو بہتر ہے؟		
فَإِنَّ لَكُمْ مَّا سَأَلْتُمْ	یقیناً تمہیں وہ مل جائے گا جو تم نے طلب کیا ہے		
وَصُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذَّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ	اور اُن پر ذلت اور مسکینی کی مار ڈالی گئی		
وَبَاءٌ وَبِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ	اور وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹے		
1 لَنْ نُّصْبِرَ: یہ نَصْبِرُ تھا یعنی ”ہم صبر کرتے ہیں“، لَنْ، حرفِ ناصب آنے کی وجہ سے نَصْبِرَ بن گیا۔			
2 رَبِّكَ کا لفظی ترجمہ ہے ”تیرا رب“			
3 يُخْرِجُ اصل میں فعل مضارع ”يُخْرِجُ“ ہے یعنی ”وہ نکالتا ہے“۔ یہاں جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہو گیا ہے۔ لہذا ترجمہ ”وہ نکالے“ کیا گیا ہے۔ یہ فعل امر نہیں ہے۔			
4 مِمَّا: مِنْ (سے) اور مَّا (جو) دو الفاظ سے مل کر بنا ہے۔			
5 اِهْبِطُوا کا لفظی معنی ہے ”تم نیچے اتر جاؤ“۔ با محاورہ ترجمہ ہوگا ”تم داخل ہو جاؤ/ تم چلے جاؤ“			
6 كَانَُوا يَكْفُرُونَ: فعل مضارع سے پہلے اگر كان کا کوئی صیغہ آئے گا تو ترجمہ فعل ماضی استمراری میں کیا جائے گا۔ یعنی ”وہ انکار کیا کرتے تھے“			



وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَى لَنْ نُصِبرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُثْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصِلِهَا ۗ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۗ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضَرَبْتَ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةَ وَالْمَسْكَنَةَ ۗ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ ۗ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٦٢﴾

اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ایک ہی کھانے پر ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔ پس ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں نکالے جو زمین اگاتی ہے از قسم اپنی سبزیوں کے اور اپنی ککڑیوں کے اور اپنی گندم کے اور اپنی دالوں کے اور اپنے پیاز کے۔ اس نے کہا کیا تم تبدیل کرنا چاہتے ہو اُس سے جو ادنیٰ ہے اُس چیز کو جو بہتر ہے؟ تم کسی شہر میں داخل ہو جاؤ۔ یقیناً تمہیں وہ مل جائے گا جو تم نے طلب کیا ہے۔ اور ان پر ذلت اور مسکینی کی مار ڈالی گئی اور وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹے۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کے نشانات کا انکار کیا کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے۔ (ہاں) یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کیا کرتے تھے۔

